از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 21 مئی 1959

کرشن کمار

بنام

دی یونین آف انڈیا

(جعفر امام اور جے ایل کپور، جسٹس صاحبان)

فوجداری مقدمہ-غلط استعمال-نوکر سامان وصول کرتا ہے لیکن مالک کو حساب دینے میں ناکام رہتا ہے- تبدیلی کا ثبوت، اگر ضروری ہو-نوکر کی طرف سے غلط وضاحت، آیا اس پر غور کیا جا سکتا ہے-انسداد رشوت ستانی، 1947 (II، سال 1947)، دفعہ 5(1)(c)۔

اپیل کنندہ سنٹرل ٹریکٹر آرگنائزیشن، دہلی میں اسسٹنٹ اسٹور کیپر کے طور پر ملازم تھا۔انہوں نے تنظیم کے لیے ریل کے ذریعے موصول ہونے والے لوہے اور اسٹیل کی کھیپ کی ترسیل لی اور انہیں ریلوے کی بغلی پٹی سے ہٹا دیا۔سامان تنظیم تک نہیں پہنچا۔اپیل کنندہ اگلے دنوں ڈیوٹی سے غیر حاضر رہا اور جب اسے بلایا گیا تو اس نے غلط وضاحت دی کہ اس نے سامان کی ترسیل نہیں لی تھی۔اپیل کنندہ پر انسداد رشوت ستانی کے قانون 1947 کی دفعہ 5(1)(c) کے تحت سامان کے غلط استعمال کا مقدمہ چلایا گیا۔مقدمے کی سماعت میں، اس نے دفاع کیا کہ اس نے سامان کو دوسری طرف منتقل کر دیا تھا لیکن اسے قبول نہیں کیا گیا اور اپیل کنندہ کو مجرم قرار دیا گیا۔اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ اس کی سزا بری ہے کیونکہ استغاثہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے کہ اس نے سامان کو اپنے استعمال میں تبدیل کیا اور ان کا اطلاق اس مقصد پر نہیں کیا جس کے لیے اسے وہ موصول ہوئے تھے۔

قرار پایا گیا، کہ اپیل کنندہ کو صحیح طور پر مجرم قرار دیا گیا تھا۔غبن کا جرم اس وقت ثابت ہوا جب استغاثہ نے ثابت کیا کہ نوکر کو سامان موصول ہوا، کہ وہ اپنے مالک کو جوابدہ ہونا فرض تھا اور اس نے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایسا نہیں کیا تھا۔ اگر حساب دینے میں ناکامی حادثاتی نقصان کی وجہ سے ہوئی تھی تو حقائق نوکر کے علم میں ہونے کی وجہ سے، نقصان کی وضاحت کرنا اس کا کام تھا۔ یہ استغاثہ کا کام نہیں تھا کہ وہ ان تمام ممکنہ دفاع یا حالات کو ختم کرے جو اسے بری کر سکتے ہیں۔ غلط وضاحت دینا ایک ایسا عنصر تھا جس پر عدالت مجرم کے ارادے کا تعین کرنے میں غور کر سکتی تھی۔

ہر کرشن مہتاب بنام ایمپرر، اے آئی آر (1930) پٹنہ 209؛ لارنیر بنام ریکس، (1914) اے۔ سی۔ 221؛ ایمپرر بنام سانتا سنگھ، اے۔ آئی۔ آر۔ (1944) لاہور۔ 338؛ ایمپرر بنام چتور بھوج، (1935) آئی ایل آر پٹنہ۔ 108؛ ریکس بنام ولیم، (1836) 7 سی اینڈ پی۔ 338 اور ریگ بنام لنچ، (1854) 6 کاکس۔ سی۔ سی۔ 445، حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 114، سال 1957۔

فوجداری اپیل نمبر D-25، سال 1953 میں پنجاب عدالت عالیہ (سرکٹ بنچ) دہلی کے 6 دسمبر 1955 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، جو کہ 27 اگست 1953 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوا، فوجداری مقدمہ نمبر 3، سال 1953 میں دہلی میں خصوصی جج کی عدالت کے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے آر ایل آنند اور ایس این آنند۔

جواب دہندہ کے لیے ایچ جے امریگر، اور آر ایچ ڈھیبر۔

21.1959 مئی۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس کپور نے سنایا۔

جسٹس کپور۔ خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پنجاب کی عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کے خلاف کی گئی ہے جس میں اپیل کنندہ کو انسداد رشوت ستانی کے قانون، 1947 (II، سال 1947) کی دفعہ 5(1)(c) کے تحت سزا سنانے کے حکم کی تصدیق کی گئی ہے۔ عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کی سزا کو کم کر کے نو ماہ کی قید بامشقت کر دیا۔

اپیل کنندہ دہلی میں سنٹرل ٹریکٹر آرگنائزیشن میں اسسٹنٹ اسٹور کیپر کے طور پر ملازم تھا و دیگر اں فرائض کے علاوہ اس کی ڈیوٹی سنٹرل ٹریکٹر آرگنائزیشن کے لیے ریل کے ذریعے موصول

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہونے والے سامان کی ترسیل کرنا تھی اور اس صلاحیت میں اس پر الزام لگایا گیا کہ اس نے دہلی ریلوے اسٹیشن پر ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی، ٹاٹا نگر سے موصول ہونے والے تقریباً 500 من وزنی لوہے اور اسٹیل کے ویگن لوڈ کے ایک بڑے حصے کا غلط استعمال کیا ہے۔ سامان کی یہ کھیپ 2 اکتوبر 1950 کو لاہوری گیٹ ڈپو پر پہنچائی گئی تھی۔ یہ کھیپ کافی عرصے سے ریلوے ڈپو میں پڑی ہوئی تھی اور ترسیل لینے سے پہلے سنٹرل ٹریکٹر آرگنائزیشن وارفیج اور ڈیمر یج چارجز کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن یہ صرف 100 روپے کی کمی حاصل کرنے میں کامیاب رہی۔ اپیل کنندہ نے 2 اکتوبر کو کریڈٹ نوٹوں P.N اور P.O کے ذریعے ڈیمر یج کے لیے روپے 0-4-2,332 ادا کیے اور اگلے دن اس نے کریڈٹ نوٹ P.Q کے ذریعے روپے 0-3-57 کی مزید رقم ادا کی۔ استغاثہ کا معاملہ یہ تھا کہ یہ کھیپ کبھی بھی مرکزی حکومت تک نہیں پہنچی۔ ٹریکٹر آرگنائزیشن اور یہ کہ اپیل کنندہ نے ان سامان کو ہٹا دیا تھا اور ان کا غلط استعمال کیا تھا۔ وہ مبینہ بیماری کی بنیاد پر 4 اکتوبر 1950 کے بعد کام سے غیر حاضر تھے لیکن انہیں 7 اکتوبر کو بھیج دیا گیا، اور ڈائریکٹر آف ایڈمنسٹریشن مسٹر ایف سی گیرا کے سامنے پیش ہوئے اور انہوں نے وضاحت دی کہ انہوں نے (اپیل کنندہ) ریلوے کی رسید کے ساتھ ایک اور ریلوے رسید اور خالی کریڈٹ نوٹ کھو دیا ہے جس پر پٹرول اور ٹرانسپورٹ آفیسر کے دستخط تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ نہیں جانتے کہ اس ریلوے رسید میں شامل سامان کو صاف کر دیا گیا ہے۔ اس وضاحت کے بعد اپیل کنندہ کو پولیس کے حوالے کر دیا گیا اور 7 اکتوبر 1950 کو مسٹر ایف سی گیرا کے کہنے پر اس کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا۔

اگلے دن، یعنی 8 اکتوبر 1950 کو، اپیل کنندہ نے سب انسپکٹر سمیر شاہ سنگھ کو بیان دیا کہ اس نے سامان گربچن سنگھ کو دے دیا تھا جس کا سراغ لگایا گیا تھا اور اس سب انسپکٹر کی موجودگی میں جو اس وقت وردی میں نہیں تھا جب گربچن سنگھ نے اپیل کنندہ کو 200 روپے حوالے کیے جس پر سب انسپکٹر نے قبضہ کر لیا اور پھر گربچن سنگھ سینٹرل ٹریکٹر آرگنائزیشن کے سب انسپکٹر دھرم ویر اور گواہ کرتار سنگھ پر مشتمل پارٹی کو کوٹیا خان میں امر سنگھ کے احاطے میں لے گئے جہاں لوہے اور اسٹیل کا سامان ضبط کیا گیا اور بازیابی کے میمو تیار کیے گئے۔ کھیپ میں شامل سامان میں سے سات پیکج بعد میں لاہوری گیٹ گڈز ڈپو سے برآمد ہوئے۔

اپیل کنندہ کا دفاع یہ تھا کہ اس نے 2 اور 3 اکتوبر کو سامان کی ترسیل لی اور انہیں ایک اور ریلوے کی بغلی پٹی پر لے گیا جسے سیلون سائڈنگ کہا جاتا ہے جہاں سنٹرل ٹریکٹر آرگنائزیشن کے سامان کو کبھی کبھار ذخیرہ کیا جاتا تھا تاکہ تاخیری اور پیرل کرایہ سے بچایا جا سکے۔ اپنے ثبوت میں انہوں نے کہا کہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

انہوں نے 2 اور 3 اکتوبر کو سنٹرل ٹریکٹر آرگنائزیشن کے ایک ٹرک کے ذریعے ان سامان کو سیلون سائڈنگ تک پہنچایا جسے سکھ دیو سنگھ چلا رہے تھے۔اپیل کنندہ نے اپنے دفاع کی حمایت میں سکھ دیو سنگھ اور دو چوکیداروں کو پیش کیا کہ اس نے ان سامان کو لاہوری گیٹ ڈپو سے سیلون سائڈنگ تک سکھ دیو سنگھ کے ٹرک کے ذریعے اور کچھ گاڑیوں پر اتارا تھا۔عدالت عالیہ نے اس ثبوت کو قبول نہیں کیا ہے۔لہذا یہ موقف سامنے آتا ہے کہ اس کھیپ میں موصول ہونے والا سامان، اپیل کنندہ کے ظاہر کرنے کے مطابق، لاہوری گیٹ ڈپو سے ہٹادیا گیا تھا لیکن یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ سیلون سائڈنگ تک پہنچے اور وہ سنٹرل ٹریکٹر آرگنائزیشن تک نہیں پہنچے۔یہ حقیقت بھی ہے کہ اپیل کنندہ نے 7 اکتوبر 1950 کو غلط وضاحت دی کہ ریلوے رسید یا کریڈٹ نوٹوں کا کیا ہوا جو اسے سنٹرل ٹریکٹر آرگنائزیشن سے موصول ہوا تھا اور مزید حقیقت یہ ہے کہ اپیل کنندہ 4 اکتوبر سے 7 اکتوبر تک ڈیوٹی سے غیر حاضر تھا جب تک کہ اسے مسٹر ایف سی گیرا کے لیے نہیں بھیجا گیا۔

استغاثہ نے یہ ظاہر کرنے کی بھی کوشش کی کہ سامان گربچن سنگھ نے امر سنگھ کے گھر لے جایا تھا جہاں سے لوہے اور اسٹیل کا کچھ سامان برآمد ہوا تھا۔اب یہ لوہے اور فولاد کے سامان ان سامانوں سے مطابقت نہیں رکھتے جو ٹاٹانگر سے ریلوے رسید نمبر 039967 کے تحت موصول ہوئے تھے اور امر سنگھ کی جگہ سے ضبط شدہ سامان ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی کی تیاری کا نہیں دکھایا گیا ہے۔لہذا معاملہ خود کو اس حد تک کم کر دیتا ہے کہ اپیل کنندہ نے سامان کی ترسیل لے لی۔یہ سامان عرضی گزار کے ذریعے لاہوری گیٹ ریلوے ڈپو سے ہٹائے گئے تھے اور وہ کبھی بھی سنٹرل ٹریکٹر آرگنائزیشن تک نہیں پہنچے۔استغاثہ نے امر سنگھ کی جگہ پر پائے جانے والے سامان کو اپیل گزار کے ذریعے موصول ہونے والے، ترسیل کیے گئے اور ہٹائے گئے سامان سے جوڑنے کی کوشش کی لیکن وہ ایسا کرنے میں ناکام رہے کیونکہ نہ تو سامان کی شناخت ایک جیسی ہے اور نہ ہی گربچن سنگھ کو یہ بیان دینے کے لیے پیش کیا گیا ہے کہ یہ اپیل گزار ہی تھا جس نے اسے امر سنگھ کی جگہ لے جانے کے لیے سامان ہٹانے کو کہا تھا۔

معاملے کے اس تناظر میں فیصلہ کا سوال یہ ہے کہ کیا استغاثہ کے مقدمے کو یہ ثابت کرنے کے لیے منعقد کیا جانا چاہیے کہ اپیل کنندہ نے سامان کا غلط استعمال کیا تھا۔یہ دونوں فریقوں کے شواہد سے سامنے آتا ہے کہ سامان اپیل کنندہ کو موصول ہوا تھا اور اس نے اسے ہٹادیا تھا؛ اور وہ کبھی بھی مرکزی ٹریکٹر تنظیم تک نہیں پہنچے۔درحقیقت عدالت عالیہ کے سامنے یہ متدعویہ نہیں تھا کہ اپیل کنندہ نے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لاہوری گیٹ ڈپو پر پوری کھیپ کی ترسیل لی تھی اور "وہ 2 اور 3 اکتوبر کو کھیپ کے دو بڑے حصوں کو اصل میں ہٹانے کا ذمہ دار تھا"۔

جس جرم کے لیے اپیل کنندہ کو مجرم قرار دیا گیا ہے وہ ایکٹ کی دفعہ 5(i) (c) ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

5.(1) "کہا جاتا ہے کہ ایک سرکاری ملازم اپنی ڈیوٹی کی انجام دہی میں مجرمانہ بدانتظامی کا جرم کرتا ہے-

(c) اگر وہ بے ایمانانہ یا دھوکہ دہی سے اپنے استعمال کے لیے کسی ایسی جائیداد کا غلط استعمال کرتا ہے جو اسے یا سرکاری ملازم کے طور پر اس کے اختیار میں ہے یا کسی دوسرے شخص کو ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

لفظ 'بے ایمانانہ' کی تعریف مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 24 میں کی گئی ہے

"جو بھی کسی شخص کو مفاد بے جا پہنچانے یا کسی دوسرے شخص کو غلط نقصان پہنچانے کے ارادے سے کچھ کرتا ہے اسے کہا جاتا ہے کہ وہ *بے ایمانانہ طریقے سے کرتا ہے۔

"مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 25 میں دھوکہ دہی کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:'

''کہا جاتا ہے کہ ایک شخص دھوکہ دہی سے کوئی کام کرتا ہے اگر وہ دھوکہ دہی کے ارادے سے وہ کام کرتا ہے لیکن دوسری صورت میں نہیں۔

غلط فائدہ میں غلط طریقے سے برقرار رکھنا اور غلط نقصان شامل ہے جس میں جائیداد سے باہر رکھنے کے ساتھ ساتھ جائیداد سے غلط طریقے سے محروم ہونا بھی شامل ہے۔ لہذا جب کوئی خاص چیز نوکر کے ہاتھ میں چلی جاتی ہے تو وہ تمام حالات میں اس چیز کو غلط استعمال کرنے کا مجرم ہوگا جو مالک کو اس سے محروم کرنے کے بدنیتی پر مبنی ارادے کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسا کہ فضل علی جسٹس نے ہرکرشن مہتاب بنام ایمپرر (1) میں کہا تھا:

"اب میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ اعتماد کی مجرمانہ خلاف ورزی کے ہر معاملے میں یہ ثابت کرنا ضروری یا ممکن ہے کہ ملزم نے کس طریقے سے رقم خرچ کی تھی یا اس کا استعمال کیا تھا؛ کیونکہ قانون کے تحت، عارضی طور پر برقرار رکھنا بھی جرم ہے، بشرطیکہ یہ بے ایمان

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہو۔......................................مجھے یہ بتانا چاہیے کہ اعتماد کی مجرمانہ خلاف ورزی کی صورت میں ثابت ہونے والی ضروری چیز یہ ہے کہ آیا ملزم کو بے ایمانانہ ارادے سے چلایا گیا تھا یا نہیں۔ چونکہ ارادے کا سوال براہ راست ثبوت کا معاملہ نہیں ہے، اس لیے عدالتوں نے وقتاً فوقتاً کچھ وسیع جائزے رکھے ہیں جو عام طور پر یہ فیصلہ کرنے میں مفید رہنمائی فراہم کریں گے کہ آیا کسی خاص معاملے میں ملزم کے پاس جرم کے لیے مجرمانہ نیت تھی یا نہیں۔ لہذا اعتماد کی مجرمانہ خلاف ورزی کے معاملات میں ملزم کو موصول ہونے والی رقم کا حساب کتاب کرنے میں ناکامی یا اس کے استعمال کا غلط حساب دینا عام طور پر ملزم کے خلاف ایک مضبوط حالات سمجھا جاتا ہے۔''

دفعہ 5(1)(c) کے تحت جرم غبن کے مترادف ہے، جو انگریزی قانون میں اس وقت تشکیل پایا جاتا ہے جب ملزم کو جائیداد ملزم کے مالک یا آجر کے لیے یا اس کے نام پر موصول ہوئی ہو اور یہ تب مکمل ہوتا ہے جب نوکر دھوکہ دہی سے اس جائیداد کا غلط استعمال کرتا ہے۔ (ہالسبری کے انگلینڈ کے قوانین، جلد 10، تیسرا ایڈیشن، صفحہ 787) لارنیر بنام ریکس ([3]) میں غبن کے جرم کو ملزم کی طرف سے دوسرے کی جائیداد پر جان بوجھ کر قبضہ کرنے کے طور پر بیان کیا گیا تھا۔ عدالتِ انصاف، اس معاملے میں کہا گیا تھا کہ "اس نتیجے پر نہیں پہنچ سکتا کہ جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے جب تک کہ یہ اس ثبوت کا منصفانہ نتیجہ نہ ہو کہ ملزم نے جو کچھ کیا یا چھوڑا تھا وہ مجرم ذہن کی طرف سے منتقل کیا گیا تھا۔"

لہذا اس جرم کا جوہر جس کے ساتھ اپیل کنندہ پر الزام عائد کیا گیا تھا وہ یہ ہے کہ سنٹرل ٹریکٹر آرگنائزیشن کی جائیداد پر قبضہ کرنے کے بعد اس نے عوامی ملازم کی حیثیت سے اپنے سپرد کردہ یا اپنے اختیار میں موجود جائیداد کو بے ایمانانہ یا دھوکہ دہی سے قبضہ کر لیا اور مالک کو محروم کر دیا۔ یعنی اس پراپرٹی کی سنٹرل ٹریکٹر آرگنائزیشن۔

ہر معاملے میں یہ ثابت کرنا ضروری یا ممکن نہیں ہے کہ کیا ہے۔ عین مطابق طریقے سے ملزم شخص نے اپنے مالک کے سامان سے نمٹا یا اس پر قبضہ کیا ہے۔ سوال نیت کا ہے اور براہ راست ثبوت کا معاملہ نہیں ہے لیکن اس نے موصولہ سامان کے ساتھ کیا کیا ہے اس کا غلط بیان دینا ملزم شخص کے خلاف سخت حالات کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ اپنے مالک کے سامان کے غلط استعمال کے الزام میں ایک نوکر کے معاملے میں غلط استعمال کے مجرمانہ جرم کے عناصر قائم کیے جائیں گے اگر استغاثہ یہ ثابت کرتا ہے کہ نوکر نے سامان حاصل کیا تھا، کہ وہ اپنے مالک کا حساب دینا فرض تھا اور اس نے ایسا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نہیں کیا تھا۔ اگر حساب میں ناکامی حادثاتی نقصان کی وجہ سے ہوئی تھی تو حقائق نوکر کے علم میں ہونے کی وجہ سے، نقصان کی وضاحت کرنا اس کا کام ہے۔ یہ اس ملک کا قانون نہیں ہے کہ استغاثہ کو ان تمام ممکنہ دفاع یا حالات کو ختم کرنا پڑے جو اسے بری کر سکتے ہیں۔ اگر یہ حقائق ملزم کے علم میں ہیں تو اسے انہیں ثابت کرنا ہوگا۔ یقیناً استغاثہ کو پہلی صورت میں پہلی نظر میں مقدمہ قائم کرنا ہوگا۔ ایسے حقائق کو قائم کرنا کافی نہیں ہے جو شکوک و شبہات کو جنم دیتے ہیں اور پھر ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 106 کی وجہ سے اپنی بے گناہی ثابت کرنے کی ذمہ داری اس پر ڈال دی جاتی ہے۔ ہیریز چیف جسٹس کو ایمپیرر بنام سانتا سنگھ (1) میں دیکھیں، موجودہ معاملے میں اپیل کنندہ کو سامان کی کھیپ موصول ہوئی جو ٹاٹا نگر سے آئی تھی۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اس نے انہیں ہٹا دیا اور عدالت عالیہ نے پایا کہ وہ کبھی بھی سنٹرل ٹریکٹر آرگنائزیشن تک نہیں پہنچے۔ اس نے عدالت میں وضاحت دی جو جھوٹی پائی گئی۔ مسٹر ایف سی گیرا سے پہلے انہوں نے ایک بیان دیا کہ انہوں نے ریلوے کی رسید کھو دی ہے اور اس لیے انہیں کبھی سامان کی ترسیل نہیں ملی جو کہ غلط بھی تھی۔ ان حالات میں، ہماری رائے میں، عدالت یہ نتیجہ اخذ کرنے میں جائز ہوگی کہ اس نے سنٹرل ٹریکٹر آرگنائزیشن کے سامان کا بے ایمانانہ غلط استعمال کیا ہے۔ غلط وضاحت دینا ایک ایسا عنصر ہے جس پر عدالت غور کر سکتی ہے۔ (ایمپیرر بنام چتور بھوج (1))۔ ریکس بنام ولیم (3) کے معاملے میں۔ کولریج، جسٹس، نے فیصلہ ساز کمیٹی پر درج ذیل الزام عائد کیا:——

"قیدی کے اپنی جگہ چھوڑ کر آئرلینڈ چلے جانے کے حالات اس بات کا ثبوت ہیں جن سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس کا ارادہ رقم کو ضبط کرنے کا تھا اور اگر آپ کو لگتا ہے کہ اس نے ایسا کرنے کا ارادہ کیا تھا، تو وہ غبن کا فریب ہے۔"

ایک بار پھر ریگ بنام لنچ (3) میں، مور، جے نے کہا:-

"آپ کے پاس مزید حقیقت یہ ہے کہ رقم ملنے کے بعد قیدی فرار ہو گیا اور اس وقت تک واپس نہیں آیا جب تک کہ وہ حراست میں نہ تھا۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس نے اس رقم کو استعمال کرنے کا ارادہ کیا تھا، اور اگر ایسا ہے تو، وہ غبن کا مجرم ہے۔"

درخواست گزار کے وکیل نے کچھ طے شدہ مقدمات میں کچھ مشاہدات پر انحصار کیا جو اس کی پیش کش کے مطابق اس کی اس دلیل کی حمایت کرتے ہیں کہ استغاثہ کو نہ صرف ملزم کی طرف سے سامان کی وصولی کو ثابت کرنا ہے بلکہ یہ بھی ثابت کرنا ہے کہ اس نے انہیں اپنے استعمال میں تبدیل کیا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اور ان کا اطلاق اس مقصد پر نہیں کیا جس کے لیے اس نے انہیں حاصل کیا تھا۔ انہوں نے غلام حیدر بنام ایمپرر (1)؛ رامکل و دیگراں کے معاملے میں (5)؛ بولئی چندر کھارا بنام بشنو بجوئے سریمانی (6)؛ بھیک چند بنام ایمپرر (7)؛ پریچرد بنام ایمپرر (8) کا حوالہ دیا۔ اس طرح وسیع پیمانے پر بیان کیا گیا ہے کہ اس استیمال کو اپیل کنندہ کے وکیل کے ذریعے انحصار کیے گئے مقدمات سے بھی حمایت نہیں ملتی ہے۔ یہ تمام فیصلے ہر معاملے کے مخصوص حالات پر ہوتے ہیں۔ غلام حیدر کے معاملے (4) میں اس تجویز کو یہ کہہ کر درست قرار دیا گیا کہ وصولی اور حساب میں ناکامی کا ثبوت "غبن کے ثبوت کی طرف ایک طویل سفر ہے لیکن مکمل طور پر نہیں۔'' اس صورت میں وہ کتابیں پیش نہیں کی گئیں جن میں رسیدیں درج کی جانی چاہئیں تھیں اور "واضح اکاؤنٹس" کی عدم موجودگی تھی۔ "رامکل کے معاملے میں (1) ملزم ایک بچے کو ملنے والے کرنسی نوٹ کا وصول کنندہ تھا اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ محض غلط استعمال کرنے کا ارادہ یا اس مقصد کے لیے تیاری کرنا بھی جرم نہیں تھا۔ یہ الزام کو کالعدم قرار دینے کے لیے درمیانی مرحلے پر عدالت عالیہ میں لایا گیا مقدمہ تھا اور عدالت عالیہ نے ایسا نہیں کیا۔ بولئی چندر کھارا کے کیس (2) میں صرف اس بات پر زور دیا گیا کہ اعتماد کی مجرمانہ خلاف ورزی کے ایک عنصر کا ثبوت سزا کے لیے کافی نہیں ہے اور گومستھ کے ذریعے جمع کی گئی رقم کی عدم ادائیگی کا ثبوت استغاثہ کے ذریعے دیا جانا چاہیے۔ بھیک چند کے معاملے (3) میں یہ فیصلہ دیا گیا کہ یہ صرف ملزم کو موصول ہونے والی رقم کی عدم ادائیگی کے ثبوت پر ہے کہ "غلط استعمال کا مفروضہ پیدا ہوگا۔" پریچرد کے معاملے (4) میں بھی استغاثہ نے عدم ادائیگی ظاہر کرنے والی کھاتوں کی کتابیں پیش نہیں کیں۔ ان تمام فیصلوں کو ان کے مخصوص حقائق تک محدود ہونا چاہیے اور ان کے حتمی تجزیے میں اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ تجویز کی حمایت نہیں کی جانی چاہیے۔

اس معاملے میں استغاثہ نے جو ثابت کیا ہے وہ یہ ہے کہ اپیل کنندہ نے 2 اور 3 اکتوبر کو سامان کی ترسیل لی تھی۔ حلف پر ان کے اپنے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے ان سامان کو ریلوے کی بغلی پٹی سے ہٹادیا تھا۔ یہ ہٹانا گیٹ پاس کی شکل میں دستاویزی شہادت سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ اس حقیقت کا بھی ثبوت ہے کہ سامان سنٹرل ٹریکٹر آرگنائزیشن تک نہیں پہنچا تھا۔ اپیل کنندہ نے وضاحت دی ہے کہ اس نے ان سامان کو سیلون سائڈنگ میں منتقل کر دیا ہے۔ اس وضاحت کو قبول نہیں کیا گیا ہے۔ استغاثہ نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ اپیل کنندہ نے پہلی بار میں غلط وضاحت دی کہ اس نے سامان کی ترسیل نہیں لی تھی۔ وہ خود ڈیوٹی سے غیر حاضر تھے اور انہیں افسر انچارج کے ذریعے بلانا پڑا۔ اس نے سیلون سائڈنگ میں ہٹانے کا دفاع قائم کیا ہے جسے قبول نہیں کیا گیا۔ استغاثہ یہ ثابت کرنے کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لیے بھی نکلا کہ سامان کو اپیل کنندہ نے گربچن سنگھ کو دے کر ٹھکانے لگا دیا تھا جس نے انہیں امر سنگھ کے احاطے میں ڈال دیا اور وہاں سے کچھ اسٹیل کا سامان برآمد کیا گیا لیکن استغاثہ نے نہ تو گربچن سنگھ کو پیش کیا اور نہ ہی یہ ثابت ہوا ہے کہ سامان اس کھیپ کا حصہ ہے جس کی ترسیل اپیل کنندہ نے کی تھی۔ اگر قانون کے تحت استغاثہ کے لیے یہ ضروری یا ممکن نہیں ہے کہ وہ اس طریقے کو ثابت کرے جس میں سامان کا غلط استعمال کیا گیا ہے تو استغاثہ کی جانب سے ثابت کیے گئے حقائق کو ثابت کرنے میں ناکامی کا کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ سوال صرف اپیل کنندہ کے ارادے کا ہو گا اور جو حالات اوپر بیان کیے گئے ہیں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ اپیل کنندہ نے جو کچھ کیا ہے یا کرنے سے گریز کیا ہے وہ ایک مجرم ذہن کی طرف سے منتقل کیا گیا تھا۔

ہماری رائے میں اپیل کنندہ کو صحیح طور پر مجرم قرار دیا گیا تھا اور اس لیے ہم اس اپیل کو خارج کر دیں گے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document